قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲
نمبر ۶۰ | مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ رجب ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۔ نومبر کو خطبہ جمعہ میں مہاراجہ صاحب کشمیر کے تازہ اعلان پر تبصرہ فرماتے ہوئے مسلمانان کشمیر کی امداد کی اہمیت بیان فرمائی۔ نیز جماعت احمدیہ کو موجودہ مشکلات میں ثابت قدم اور خوش وخرم رہنے کی تلقین کی۔ مفصل خطبہ اگلے پرچہ میں شائع کیا جائے گا۔

۱۴۔ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ واپس لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں چند یوم تک حضور قیام فرمائیں گے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب ٹیریٹوریل فورس کی سالانہ ٹریننگ کے لئے انبالہ تشریف لے جا رہے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ پندرہ نومبر بعض ضروری امور کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

۱۵ نومبر کی شام کو قاضی عبدالرحمٰن صاحب کلرک ... صاحب علی کی تقریب ولیمہ کی دعوت ہوئی جس میں بہت سے احباب کو مدعو کیا گیا۔ خدا تعالیٰ شادی مبارک کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ بیان

مہاراجہ بہادر کشمیر کے بیان پر اظہار اطمینان

مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے حال میں جو اعلان کیا ہے۔ اور جس کا خلاصہ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مندرجہ ذیل بیان اخبارات کو دیا۔

مہاراجہ بہادر کو مبارکباد

قادیان ۱۳۔ نومبر۔ میں نے آج ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر کا اعلان بہت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا۔ اگرچہ مجھے پہلے ہی علم تھا۔ کہ ایسا اعلان ہونے والا ہے۔ لیکن پھر بھی میں اس مطالعہ سے بہت اثر پذیر ہوا ہوں۔ میں ہز ہائی نس کو ان کے صحیح فیصلہ اور ان کے وزیر اعظم کو دانشمندانہ مشورہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے ایک نہایت اہم مسئلہ کے تصفیہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔

حکومت ہند اور گورنر پنجاب کا شکریہ

میری رائے میں حکومت ہند اور ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے بدامنیوں کے اسباب کی تحقیقات

کے لئے مسٹر مڈلٹن کو مقرر کیا ہے۔ کیونکہ ان سے بہتر آدمی منتخب نہیں ہو سکتا تھا ٭

ایک شدید نقص

لیکن اس امر کا تذکرہ ضروری ہے۔ کہ اس کمیشن کو دلال کمیشن کے تحقیق کردہ واقعات کے صرف بعد کے حالات کی تحقیقات کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ ایک شدید نقص ہے۔ اس کی فوری تلافی ہونی چاہیئے کیونکہ دلال کمیشن کا مسلمانوں نے مقاطعہ کر رکھا تھا۔ اور دو غیر سرکاری مسلمان ارکان نے اس میں شرکت نہیں کی تھی۔ اس لئے اس بات کا احتمال ہے۔ کہ کہیں دلال کمیشن کی رپورٹ جس میں مسلمانوں کے ساتھ کوئی انصاف نہیں کیا گیا تھا۔ جدید کمیشن کی کارروائی پر اثر انداز نہ ہو جائے ٭

گلینسی کمیشن میں ایک نقص

گلینسی کمیشن کی ہیئت ترکیبی میں بھی ایک نقص ہے۔ اس میں ایک ایسا مسلم رکن شامل نہیں۔ جو آئینی مسائل کا ماہر ہو۔ ایسے رکن کی شمولیت مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ اطمینان کا موجب ہوگی ٭

مبارک عزم

اعلان میں سب سے نمایاں بات ریاست کے قوانین میں تبدیلی کر کے برطانوی ہند کے قوانین کے مطابق بنانے کا ارادہ اور تحریر و تقریر کی آزادی دینے کا مبارک عزم ہے۔ یہ ایک بہت بڑی پیش قدمی ہے۔ اور مجھے اس پر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے میں نے اس بات کو پیش کیا تھا ٭

نیک ارادوں کو عملی جامہ پہنایا جائے

خاتمہ پر مجھے یہ کہنا ہے۔ کہ ہم اس فیصلہ پر کتنے بھی خوش ہوں۔ لیکن ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے مقصد حاصل کر لیا ہے۔ صحیح راستہ کی طرف قدم اٹھایا گیا ہے۔ لیکن چونکہ تفصیلات کا ابھی تصفیہ ہونا ہے۔ اس لئے ہم ابھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ کوئی حقیقی ترقی ہوگی یا نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب اپنے نیک ارادوں کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ اور کشمیر کے اچھے دن آ جائیں گے اور یہ ملک دوسری ریاستوں کے لئے مثال ثابت ہوگا ٭

نوٹ کر لیجئے

"الفضل قادیان" جو تار کا پتہ ہے۔ یہ صرف پریس ٹیلیگرام کے لئے ہے۔ اگر آپ کسی اور کاروبار کے لئے تار دیں۔ تو منیجر یا ایڈیٹر (جس کے متعلق وہ کام ہو) کا لفظ ساتھ ہونا چاہیئے۔ کم از کم تین الفاظ پتے کے ہوں۔ ورنہ تار پہونچ نہیں سکے گا ٭

(منیجر الفضل قادیان)

امرت سر میں سیرت النبی کا جلسہ

انشاء اللہ العزیز امرت سر میں سیرت النبی پر ایک عظیم الشان جلسہ ۲۲- نومبر ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوگا۔ ارد گرد کی تمام احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہوں ٭

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مولوی ظفر علی خاں سے خطاب

یہ نظم اس لئے نہیں کہی گئی۔ کہ مجھے احمدیت سے کوئی تعلق ہے۔ بلکہ از راہِ انصاف کہنے پر مجبور ہوا ہوں۔ مولوی ظفر علی مجھے قادیانی خیال کریں

بُری طرح قادیاں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ظفر علی خاں
سمجھ پہ کیوں پڑ گئے ہیں پتھر یہ کیسا فتنہ اٹھا رہے ہیں

جناب محمود کو بُرا کہہ کے کیا ملے گا سوائے ذِلّت
بچی نا جو کچھ رہی تھی عزت اسے بھی دل سے گنوا رہے ہیں

وہ اپنی مسجد الگ چنیں گے۔ ہزار دُنیا بنے مخالف
انہیں یہ ضد ہے۔ کہ کیوں مسلمان ایک مرکز پہ آ رہے ہیں

نفاق کی آندھیوں سے اک دن مٹا کے رکھدینگے قصرِ مُسلم
کسی کو ملحد بنا رہے ہیں۔ کسی کو کافر بنا رہے ہیں

وہ کانگرس پر فدا کریں گے رسُولِ مقبول کی شریعت
وہ اپنے کاندھوں پہ آج اسلام کا جنازہ اٹھا رہے ہیں

وہ کانگرس جس کا مقصدِ اوّلیں مٹانا ہے نامِ مُسلم
اسی کی حرمت پہ کٹ رہے ہیں اسی کی عزت بڑھا رہے ہیں

بڑے بڑے کانگرس کے ہندو ہیں آج مسلم کے خون کے پیاسے
یہ گیت ہندو کا گا رہے ہیں۔ یہ الٹی گنگا بہا رہے ہیں

ظفر علی خاں سے کوئی کہدے یہی ہیں اس کانگرس کے ہندو
جو آج پانی سمجھ کے جمنوں میں خونِ مسلم بہا رہے ہیں۔

سقراط کاشمیری

شکریہ احباب

امسال جلسہ سیرت النبی کی تحریک پر ۸- نومبر ۱۹۳۱ء کو مندرجہ ذیل اصحاب قادیان سے بیرونی مقامات پر لیکچر دینے کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ٭

۱- جناب مفتی محمد صادق صاحب کلکتہ ٭ ۲- جناب میر محمد اسحاق صاحب و ۳- میاں عبدالسلام صاحب عمر۔ امرت سر ٭ ۴- مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔ پشاور ٭ ۵- ٹانک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ ریاست جے پور۔ ۶- حافظ مبارک احمد صاحب ڈیرہ غازی خاں ٭ ۷- مولوی عبدالکریم صاحب آنریری مبلغ گوٹھ مہر محمد بوٹا مو۔ سندھ ٭ ۸- مولوی عبدالمنان صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول بھیرہ ٭ ۹- مولوی مصباح الدین احمد صاحب ڈیرہ دون ٭ ۱۰- مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل لکھنؤ ٭

۱۱- شیخ مبارک احمد صاحب مولوی۔ فاضل نڑھال ضلع ملتان۔

۱۲- مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مولوی فاضل۔ انبالہ ٭

۱۳- ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب رسالہ خورد ضلع منٹگمری

۱۴- مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل سیدوالا ضلع لائل پور

۱۵- ماسٹر محمد علی صاحب اظہر پنام ضلع ہوشیار پور

۱۶- مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل فیروز پور ۱۷- مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل جڑانوالہ ضلع لائل پور۔ ۱۸- مرزا برکت علی صاحب ڈیرہ وال۔ ضلع امرت سر۔ ۱۹- شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ ٭ ۲۰- مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل۔ آگرہ۔ ۲۱- مولوی محمد حسین صاحب چیچا وطنی ضلع منٹگمری ٭ ۲۲- ڈاکٹر نذیر احمد صاحب فتح گڑھ چوڑیاں ٭ ۲۳- مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ ٭ ۲۴- گیانی واحد حسین صاحب گکھڑ ضلع جہلم

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۶۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

کیا ضروری پیغام سب کو نہیں پہنچا؟

اب بھی وقت ہے کہ سنیں اور عمل کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ خاص کا تمام وکمال روپیہ داخل ہونے کے لئے صرف نومبر کے مہینہ کے چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ کیونکہ آخری تاریخ ۳۰۔ نومبر ۱۹۳۱ء ہے یہ امر بہت واضح طور پر احباب کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ کہ ہر جماعت اور تمام افراد کا چندہ خاص ۳۰۔ نومبر سے آگے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی بعض احباب کی بے توجہی دور کرنے کے لئے مناسب ہے۔ کہ ایک بار اور یاد دہانی کر دی جائے۔ تا ممکن ہے۔ کہ اب تک جو بعض دوست متوجہ نہ ہوئے ہوں۔ اس دفعہ کی یاد دہانی سے توجہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات جو ان کو دین کی خدمت کرنے میں درپیش ہیں۔ دور فرمائے۔ اور تمام قسم کی روکیں اٹھا لے۔ خدمتِ دین ایک زینہ ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے انسان اوپر ہی اوپر چڑھتا جاتا ہے لیکن جس طرح زینہ کے ہر قدم پر چڑھنے کی توفیق جب ہی ملتی ہے۔ کہ اس سے نیچے کے قدم پر انسان پہونچ جائے۔ اسی طرح قربانی کی توفیق بھی انسان کو قربانی اور خدمت دین اور استغفار کرنے سے ہی ملتی ہے ؛

اس غرض کے حصول کے لئے بیت المال کی طرف سے وعدہ۔ وصولی اور بقائے سے نہ صرف ہر ایک جماعت کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ بلکہ اخبار میں بھی شائع کر دیا ہے۔ تا ہر جماعت کے سب دوستوں کو اپنی جماعت کے بقایوں کا علم ہو کر ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ ہو سکے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ خاص کی وصولی کو پورے طور پر سر انجام دینے کے لئے ناظر صاحب بیت المال کے ساتھ آٹھ ممبران اور ملا کر ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ کمیٹی کے ممبران کی طرف سے بھی ایک اپیل جماعتوں کے نام بھیجی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ سب احباب تک پہونچ چکی ہوگی۔ اور یقین ہے۔ کہ جماعتوں کے دوستوں نے اس اپیل اور بیت المال کی طرف سے یاد دہانیوں پر خاص توجہ فرمائی ہوگی۔ یا اب ضرور فرمائیں گے۔ اور اس خاص جدوجہد کے مقصد کو جہاں تک اپنی اپنی جماعت کا تعلق ہے۔ ضرور پورا فرمائیں گے۔ مقصد کیا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تمام بقائے صاف کر کے اس ماہ نومبر میں چندہ خاص کی رقم ستر ہزار تک ضرور پہونچا دی جائے۔ اور یہ اندازہ نہایت صحیح ہے۔ کہ اگر جماعتوں اور افراد کے بقائے سب ادا ہو جائیں تو یہ رقم بآسانی اور بخوبی پوری ہو سکتی ہے ؛

چندہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ کارآمد بات یہ ہے۔ کہ تھوڑا تھوڑا چندہ ہر ایک کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور اس طرح بغیر اس کے کہ یک لخت بہت بڑا بار کسی ایک شخص پر پڑے۔ سب مل کر اپنے اپنے حصہ کے مطابق اس بوجھ کو تقسیم کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح باوجود اس کے کہ خدا کے فضل سے بڑی بڑی رقمیں جمع ہو جاتی ہیں کسی ایک پر کوئی خاص بار بھی نہیں پڑتا۔ لیکن شرط یہی ہے۔ کہ ہر ایک اپنا حصہ ادا کرے ؛

اس چندہ خاص میں اب تک بہت سے دوست ہیں جنہوں نے مستعدی اور پیشقدمی دکھا کر اپنا حصہ پورا ادا کر دیا ہے۔ باقی کچھ افراد رہ گئے۔ جو اپنی تنگیوں اور مشکلات کے باعث پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ حالانکہ لطف اسی وقت آتا ہے۔ جب کہ میدان جنگ میں مشکل سے مشکل مقامات کو سر کر لیا جائے ؛

اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کی شجاعت اور بہادری کے آبِ زر سے لکھے ہوئے صفحات سب سے زیادہ کیوں چمک رہے ہیں اسی لئے کہ صحابہ کی جماعت کسی مشکل اور کسی سختی کی پرواہ نہیں کرتی تھی۔ پیچھے ہٹنے کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ تین تین ہزار کے مقابلہ پر تیس تیس اور ساٹھ ساٹھ ہزار کے مقابلہ پر ساٹھ ساٹھ اس جوش وخروش کے ساتھ آگے بڑھتے تھے۔ کہ بکریوں اور بھیڑوں کے ریوڑ پر بھوکے شیر بھی نہیں جھپٹتے ؛

اس وقت بھی شیطانی فوج کے مقابلہ پر ایک رحمانی فوج کھڑی ہوئی ہے۔ شیطان کا کام ہے۔ کہ وہ اندر ہی اندر وہمی خطرات اور اندیشوں کے ذریعہ بزدلی پیدا کرتا۔ اور جھوٹی دور اندیشی کے پردہ میں آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔ مگر جری اللہ فی حلل الانبیاء کے متبعین پر اس کا کوئی جادو نہیں چل سکتا۔ ان کے کانوں میں کوس جنگ کی یہ صدا گونج رہی ہوتی ہے ؛ ؎

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں جا اس کی عالی بارگاہ میں خود پسندوں کو

انسانی نفس کی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے اس زمانہ میں جبکہ مذہبی میدان میں جسمانی جنگیں درپیش نہیں ہیں۔ مالی قربانی ایک ایسی لازمی چیز ہے۔ کہ جس کے بغیر انسان کسی طرح ترقی نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زکوٰۃ کی موجودگی میں چندہ عام کو ہر ایک احمدی پر فرض قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے جو یہ نہ دے۔ وہ میرے مریدوں کی فہرست میں سے خارج ہو جاتا ہے ؛

پس معلوم ہوا۔ کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جہاد فرض تھا۔ اور حالات کے مطابق جہاد کے لئے کم یا زیادہ قربانیاں کرنی ہوتی تھیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں ہمارے لئے چندہ فرض ہے۔ اور حالات کے لحاظ سے ہمیں کم یا زیادہ مالی قربانیاں کرنی ہونگی۔ اور جو لوگ ان قربانیوں میں کوتاہی کریں گے۔ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسی فرمان کے مناسب فیصلہ ہوگا۔ جو چندہ عام کے لئے آپ نے اپنی جماعت پر واجب فرمایا ہے جس طرح کہ پہلے زمانہ میں جہاد میں کوتاہی کرنے والوں کے متعلق جہاد کی فرضیت کو مدنظر رکھ کر فیصلہ ہوا کرتا تھا ؛

غرض حالات کے بدلنے سے قربانیوں کی صورت بدلی ہے۔ اب کے اس دفعہ جب چندہ خاص کی تحریک فرمائی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے اسی امر کی توضیح فرمائی ہے۔ جو ضروری ہے۔ کہ اب جبکہ تحریک کا آخری وقت ہے۔ پھر جماعت کے سامنے انہیں الفاظ میں پیش کر دی جائے۔ تا اگر بعض امور ذہن نشین نہیں رہے۔ تو اختتام سے پہلے پھر یاد آ جائیں۔ اور تعمیل حکم میں کوتاہی نہ ہو ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "اے برادرانِ جماعتِ احمدیہ! اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گزارتا ہے۔ تب جا کر انہیں اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے۔ چنانچہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جماعت کو سخت سے سخت ابتلاء میں ڈال کر اس کا

امتحان نہ لیا ہو۔ یا مصائب کی بھٹی میں ڈال کر اسے صاف نہ کیا ہو جب اللہ تعالیٰ کے بندوں نے اپنے خون سے یا اپنے مال یا وطن کی یا عزیز و اقارب کی قربانی سے اپنے صدق پر مہر لگائی۔ تبھی جا کر وہ خدا تعالیٰ کے مقبول ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور میں انہیں عزت بخشی ؎

ہاں اس کی سُنت کے مطابق یہ قربانیاں شروع سے دو طرح کی چلی آئی ہیں۔ ایک وہ جو پے در پے اور متواتر اور تمام اقسام کی ہوتی تھیں۔ اور ایک وہ جو آہستگی سے لیکن لمبے عرصہ تک دینی پڑتی ہے۔ بمقصد دونوں قسم کی قربانیوں کا ایک ہی تھا۔ گو طریق مختلف تھا اس امت میں بھی ضرور تھا۔ کہ دونوں قسم کی قربانیاں ہوں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ اور آپ کو اور آپ کے صحابہ کو شدید قربانیاں جو تمام قسم کی قربانیوں پر مشتمل تھیں۔ اور جو اپنی نظیر آپ ہی تھیں۔ ایک نہایت قلیل عرصہ میں ادا کرنی پڑیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کے مطابق اپنے فضل بھی اعلےٰ درجہ کے اور غیر معمولی ایک نہایت قلیل عرصہ میں نازل کئے۔ جن کو دیکھ کر دُنیا اب تک انگشت بدنداں ہے۔ ایک یتیم بچہ جس کو گاؤں کی کوئی غریب دایہ بھی قبول کرنے کو تیار نہ تھی جس کی ساری پونجی ایک اونٹ تھا۔ اور وہ بھی اس کی بلوغت سے پہلے نہ معلوم کس طرح ادھر اُدھر ہو گیا تھا جس نے چالیس سال کی عمر تک گوشہ تنہائی میں گزارے تھے۔ اور جو نہ پڑھنا جانتا تھا اور نہ لکھنا۔ اور جس نے جب اپنی ماموریت کا اعلان کیا۔ تو سب سے زیادہ اس کے عزیز اور رشتہ دار ہی اس کے مخالف ہو گئے جس کے وطن کا ہر فرد اس کے خون کا پیاسا تھا۔ جو کھیلا گیا۔ پیٹا گیا۔ اور دکھ دیا گیا۔ اور جس کے مٹانے کے لئے اپنے اور بیگانے سب جمع ہو گئے۔ اور گو یا چھوٹوں اور بڑوں نے متحدہ طور پر اسے مٹانے کا تہیہ کر لیا جسے رات کی تاریکی میں اپنے وطن کو صرف ایک ساتھی کے ساتھ خیرباد کہہ کر ایک اجنبی بستی میں جہاں اس کے دوستوں کی تعداد سو سوا سو آدمی سے زیادہ نہ تھی۔ جانا پڑا۔ ہاں وہ شخص صرف سات سال کے عرصہ میں ایک زبردست بادشاہ ہو گیا جس نے صرف عرب کے مختلف قبائل کو جمع کر دیا۔ بلکہ عرب کے باہر بھی اس کی حکومت کا دامن وسیع ہو گیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ جو پہلے اس کے خون کے پیاسے تھے۔ ان کے دلوں پر اسے ایسی حکومت عطا ہوئی۔ کہ وہ اپنی جانیں۔ اور اپنے مال سب ہی کچھ اس پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے ؎

یہ تو وہ قربانی تھی جسے شدت کے ساتھ اور تھوڑے عرصہ میں ادا کرنا پڑا۔ اور تھوڑے ہی وقت میں خدا تعالیٰ نے اس کا بدلہ بھی دے دیا۔ یہ قربانی بھی آنکھوں کو خیرہ کرنے والی تھی۔ اور اس کا ثمر بھی آنکھوں کو چندھیا دینے والا تھا۔ لیکن ابھی اسلام نے دوسری قربانی پیش کرنی تھی۔ ایک ٹھہرے ہوئے دل کی قربانی۔ ایک خاموش زبان کی قربانی۔ اس آہ کی قربانی جو لبوں سے نکلنے سے پہلے ہی دبا دی جاتی اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہوا تھا۔ ازل سے یہی مقدر تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے وہ قربانیاں دلوائے۔ جو آہستگی سے لیکن ایک لمبے عرصہ تک دلوائی جاتی ہیں۔ بس ممکن ہی نہیں۔ کہ بغیر ان قربانیوں کے ہماری جماعت ترقی کر سکے۔ کیونکہ اگر ترقی مل جائے۔ تو قربانی کا موقعہ باقی نہیں رہ سکتا۔ اور ایک ازلی تقدیر پوری ہوئے بغیر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ؎

کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ صرف اس قدر کہہ دیں۔ کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور اتنا کہنے پر اللہ تعالیٰ انہیں بغیر ابتلاؤں میں ڈالنے کے چھوڑ دے۔ اور مقدر ترقیات دیدے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں وہ قربانیاں جو ترقیات کے لئے ضروری ہیں۔ دینی پڑیں گی۔ اور تب جا کر انہیں کامیابی ہوگی۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کی نوعیت یہ بیان فرماتا ہے ؎

ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین ؎ اور ہم ضرور تم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ سے آزمائیں گے۔ اور اے ہمارے رسول تو ان لوگوں کو جو ان ابتلاؤں کے اوقات میں اپنے راستہ سے نہیں ہٹیں۔ اور مضبوطی سے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ ہماری طرف سے بشارت اور خوشخبری پہنچا دے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے ؎

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ سب ترقیات خواہ روحانی ہوں یا جسمانی قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور قربانیاں ہی وہ جو عام طور پر لوگوں کو متزلزل کر دیتی ہیں۔ پس جب تک اس حد تک ہماری جماعت کی قربانیاں نہ پہنچیں حقیقی ترقیات نہیں ہو سکتیں۔ اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی تھی۔ ضروری ہے۔ کہ ایسے سامان پیدا ہوں۔ جن کی امداد سے ہماری جماعت کو ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ چند سال سے ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور مجھے نظر آتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کو مالی قربانیاں ایسی حد تک کرنی پڑیں گی۔ جو واقعہ میں دل کی طہارت اور روح کی ترقی کا موجب ہو سکیں؟

اس تمہید کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ خاص کی تحریک فرمائی ہے۔ پس احباب کو آگاہ ہونا چاہیئے۔ کہ یہ کوئی معمولی تحریک نہیں ہے۔ یہ وہ تحریک ہے جس پر عمل کر کے جماعت ترقی کے میدان میں آگے بڑھے گی اور اُس راستہ پر پڑے گی۔ جو بالآخر دائمی اور ابدی کامیابی تک پہونچے گا ؎

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے دین کی خدمت میں ہر قسم کی قربانی کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

میونسپل کمیٹی لاہور کی صدارت

اب کے لاہور میونسپل کمیٹی کی صدارت کے لئے ہندوؤں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ اور کوشش کی۔ کہ ایک ہندو نامزد ممبر کو صدر بنایا جائے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے مسلمان امیدوار صدارت میاں عبدالعزیز صاحب کے خلاف پورا زور لگایا۔ اور غیر مسلم ممبروں سے بار بار التجا کی۔ کہ اپنے میں سے کسی ایک کو صدارت کے لئے نامزد کریں۔ اس کی وجہ یہ بتائی۔ کہ "مسلمان فرقہ پرستی کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ اس کا علاج ایک ہی ہے۔ کہ ہر ایک غیر مسلم ہر وقت ان کی مخالفت پر کمربستہ رہے" کیا ہی عجیب بات تھی۔ کہ یہ "علاج" ان لوگوں کی طرف سے تجویز کیا جا رہا تھا۔ جو خود بدترین فرقہ پرستی کے مرتکب ہو کر میاں عبدالعزیز صاحب کی اس لئے مخالفت کر رہے تھے۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ آخر مسلمان ممبروں کے متفقہ فیصلہ اور سکھوں و دیسی عیسائیوں کے نمائندوں کی معاملہ فہمی سے ہندوؤں کو نہ صرف ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ ہر معاملہ کو فرقہ پرستی کا رنگ دینے کے مجرم خود ہندو ہیں۔ اخبار "پرتاپ" نے مسلمان امیدوار صدارت کی مخالفت کرتے ہوئے جب یہ لکھا تھا۔ کہ "یہ میونسپل کمیٹی ہے۔ جس میں ہندو، سکھ، مسلمان اور عیسائی سب شامل ہیں۔ اس لئے صدر وہ ہونا چاہیئے۔ جو سب جماعتوں کا محبوب ہو" اس وقت اس کا خیال تھا۔ کہ ہندو دوسرے غیر مسلم نمائندوں کو بھی مخالفت میں اپنے ساتھ شریک کر لیں گے۔ لیکن انتخاب کے موقعہ پر سردار امر سنگھ صاحب سکھ نمائندہ اور مسٹر رلیا رام صاحب عیسائی نمائندہ نے میاں عبدالعزیز صاحب کے حق میں ووٹ دے کر ظاہر کر دیا۔ کہ میاں صاحب موصوف سوائے ہندوؤں کے سب جماعتوں کے محبوب ہیں۔ اور ہندو وہ ہیں۔ جن کی نگاہ میں کسی مسلمان کا "محبوب" ہونا ناممکن ہے ؎

بارہ مولا کی آتشزدگی

بارہ مولا (کشمیر) میں حال ہی میں جو خطرناک آتش زدگی ہوئی۔ اور جس سے مسلمانوں کو بہت بڑا اور ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کی خبر شائع کرنے کے ساتھ ہی ہندو اخبارات اور ہندو نامہ نگاروں نے اس کا الزام مسلمانوں پر لگانا شروع کر دیا۔ اور عجیب عجیب کہانیاں مسلمانوں کو زیر عتاب لانے کے لئے شائع کرتے رہے ہیں۔ لیکن سرکاری تحقیقات سے ثابت ہو گیا۔ کہ اس آتش زدگی میں مسلمانوں کا قطعاً کوئی دخل نہ تھا۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ آگ جس نے بارہ مولا کو خاک سیاہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں اور ہندوؤں کا لاکھوں روپے کا مال و اسباب جل کر تباہ ہو گیا۔ اور جس نے کئی ایک مسلمان خاندانوں کو جو نہایت فارغ البالی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ نان شبینہ کے لئے محتاج بنا دیا۔ اس میں ایک شخص بھگوان سنگھ کا دخل تھا۔ اور وہ اس طرح کہ سب سے پہلے آگ اسی کی دوکان سے شروع ہوئی۔ چونکہ اس کی دوکان بیمہ شدہ تھی۔ اس لئے اس نے دروازہ کھول کر بجھانے کی کوشش نہ کی۔ اور دروازہ بند رکھا۔ وہاں سے نکل کر آگ جب ادھر ادھر پھیل گئی۔ تو پھر اس پر قابو پانا ناممکن ہو گیا ؎ ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ اس شخص کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اور اس کے خلاف مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ معاملہ کی اہمیت اور نقصان کی کثرت فی الواقعہ اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ ایسے شخص پر فوراً مقدمہ چلایا جائے۔ اور اگر جرم پایہ ثبوت کو پہنچ جائے۔ تو عبرتناک سزا دی جائے ؎

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے آٹھ معیار

اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے انبیاء ہمیشہ ایک ہی منہاج پر مبعوث کیا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ قل ماکنت بدعاً من الرسل یعنے تو دنیا سے کہدے۔ میں کوئی نیا رسول نہیں۔ جس کی رسالت کا پہچاننا تمہارے لئے مشکل ہو۔ مجھ سے پہلے بھی بہت سے انبیاء گذر چکے ہیں۔ اور تم انہیں مانتے ہو۔ جب ان نبیوں کو بعض دلائل سے تم نے تسلیم کیا۔ تو انہیں دلائل پر مجھے بھی پرکھو۔ کیونکہ میری نبوت اور ان کی نبوت بلحاظ نبوت کے علیحدہ نہیں۔

اس اصل کے ماتحت انبیاء کی صداقت پہچاننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دلائل اور معیار معلوم کئے جائیں۔ جن کے ماتحت کسی نبی کی صداقت تسلیم کی گئی۔ اور پھر انہی دلائل کے رو سے دوسرے مدعی نبوت کی صداقت جانچی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کی صداقت معلوم کرنے کے لئے بھی اس وقت ایسے ہی چند معیار پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے پہلے انبیاء کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اور جو قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت جن معیاروں کے رو سے ظاہر فرمائی۔ ان میں سے بعض کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔

"اِنّا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً۔ واِن من امۃٍ الا خلا فیھا نذیر۔ وان یکذبوک فقد کذّب الذین من قبلھم جاءتھم رسلھم بالبیّنٰت وبالزبر وبالکتاب المنیر۔ ثم اخذت الذین کفروا فکیف کان نکیر۔" (سورۃ فاطر پ ۲۲ ع ۳)

پہلا معیار

اس آیت میں پہلی بات جو بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انا ارسلناک بالحق۔ میں نے تجھے حق دیکر بھیجا۔ گویا جس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اس وقت حق دنیا سے مفقود ہو چکا تھا۔ ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ تھا۔ اور تمام دنیا کی اخلاقی تمدنی اور مذہبی حالت بگڑ چکی تھی۔ دنیا کے حالات تقاضا کر رہے تھے۔ کہ ایک مصلح اعظم پیدا ہو۔ اور وہ اپنی قوت قدسیہ سے لوگوں کا تزکیہ کرے۔ اور انہیں اس قابل بنائے۔ کہ وہ کمالات انسانی کے مدارج طے کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کر سکیں۔ اس آیت کریمہ میں بالحق فرما کر دوسری بات یہ بیان کی۔ کہ ہم نے اس نبی کے ذریعہ جو تعلیم دی ہے۔ وہ حق ہے۔ کوئی نقص اور غلطی اسمیں نہیں پس ثابت ہوا۔ کہ نبی اس وقت مبعوث ہونا چاہیئے۔ جب دنیا پر گمراہی چھا چکی ہو۔ اور فطرت تقاضا کرتی ہو۔ کہ شعاع ہدایت سے دنیا جگمگائے۔ پھر نبی اور مامور جو تعلیم پیش کرے۔ وہ صداقت پر مبنی ہو۔ وہ ایسی تعلیم ہو۔ کہ اگر زمانہ اس پر عمل کرے۔ تو وہ یقینی طور پر کامیابی حاصل کر سکے ؛

دوسرا معیار

دوسرا معیار بشیراً و نذیراً میں بیان فرمایا۔ کہ یہ نبی اپنے پیرووں کو فتح و ظفر کی بشارتیں دیتا ہے۔ اور دشمنوں کو ناکامی کی خبریں سناتا ہے۔ پس نبی کی صداقت پہچاننے کا دوسرا معیار یہ ہے۔ کہ نبی کو ماننے والے نبی کی بشارات سے حصہ پاتے ہیں۔ اور اس کے منکرین مخلف ہیبتناک خبروں سے۔

تیسرا معیار

تیسرا معیار یہ بیان فرمایا۔ کہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ خدا کی طرف سے ہر قوم میں نذیر آئے ہیں۔ پس اعتراض کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیئے۔ کہ یہی اعتراض کسی پہلے مسلم نبی اور رسول پر تو نہیں پڑتا۔ گویا سچے نبی کی یہ شان ہوتی ہے۔ کہ اس پر جو شخص حملہ کرتا ہے۔ وہ اس پر ہی نہیں کرتا۔ بلکہ پہلے نبیوں پر بھی کرتا ہے۔

چوتھا معیار

چوتھا معیار یہ بیان فرمایا۔ کہ وان یکذبوک فقد کذّب الذین من قبلھم جاءتھم رسلھم بالبینات وبالزبر وبالکتاب المنیر۔ اگر لوگ نبی کو جھٹلائیں۔ تو یہ اسکی بطالت کی دلیل نہیں ہوتی کیونکہ مخالفت ہمیشہ انبیاء کی ہوتی چلی آئی ہے۔ اور باوجود ان کے نشانات دکھانے کے دنیا ان کا انکار کرتی رہی ہے۔ اس میں بتایا کہ سچے نبی کی ہمیشہ عالمگیر مخالفت ہوتی ہے۔ پس سچے مامور کی ہمیشہ عالمگیر مخالفت ہونا اس کی سچائی کی دلیل ہوتی ہے۔

پانچواں معیار

پانچواں معیار یہ بیان فرمایا۔ کہ ثم اخذت الذین کفروا فکیف کان نکیر۔ ہمیشہ منکرین حق انجام کار عبرتناک طور پر ناکام رہتے۔ اور دنیا کے لئے تخشیت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

چھٹا معیار

پھر ایک اور معیار یہ بیان فرمایا۔ الم تر ان اللّٰہ انزل من السماء ماءً۔ کیا تمہیں دیکھتے۔ کہ خدا ہمیشہ باران رحمت نازل فرمایا کرتا ہے۔ گویا جس وقت نبی دنیا میں آتا ہے۔ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کسی مزکی کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ ان کی نادانی ہوتی ہے۔ دیکھو زمین میں استعداد موجود ہوتی ہے۔ مگر جب تک آسمان سے پانی نہیں اترتا۔ ثمرات پیدا نہیں ہوتے۔ اسی طرح روحانی نشوونما کے لئے بھی وحیٔ الٰہی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ساتواں معیار

ساتواں معیار اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا۔ ان الذین یتلون کتاب اللّٰہ واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سراً وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور لیوفیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ۔ یعنے وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ کبھی دشمنوں کے مقابلہ میں ناکام نہیں ہوتے بلکہ خدا انہیں بڑھاتا اور ترقی دیتا ہے۔ گویا سچے مامورین کی یہ بھی علامت ہے کہ ان کی جماعت باوجود سخت مخالفت کے ترقی کرتی ہے۔

آٹھواں معیار

آٹھواں معیار اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا۔ والذی اوحینا الیک من الکتاب ھو الحق مصدقاً لما بین یدیہ ان اللّٰہ بعبادہٖ لخبیرٌ بصیر۔ کہ صادق مدعی نبوت پر جو وحی نازل ہوتی ہے انہیں کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وہ ان صداقتوں کی تصدیق کرتی ہے۔ جو اس سے پہلے مسلم ہوں۔ اور نبی کا ظہور مصدق اس لحاظ سے بھی ہوتا ہے۔ کہ اس کے آنے سے وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ جو پہلے انبیاء کی اس کے آنے سے وابستہ ہوتی ہیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت

یہ معیار ہیں۔ جو قرآن مجید نے مندرجہ بالا آیات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے متعلق پیش کئے۔ انہی معیاروں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت مبعوث ہوئے جب دنیا کے حالات ایک مصلح کا تقاضا کر رہے تھے۔ آپ نے جو تعلیم پیش کی وہ حق و حکمت سے بھری ہوئی ہے۔ پھر آپ نے بشیر بن کر ماننے والوں کی کامیابی کی خبریں دیں۔ اور نذیر بنکر مخالفوں کے متعلق قبل از وقت اعلانات کئے۔ اور سب باتیں پوری ہوئیں۔ اسی طرح آپکی عالمگیر مخالفت بھی کی گئی۔ حال ہی میں مباہلہ کانفرنس کے نام سے جماعت احمدیہ کیخلاف امرتسر میں ایک جلسہ ہوا جسمیں خطبہ استقبالیہ کے نام سے جو رونا رویا گیا۔ اسمیں ایک طرف تو مخالفین نے جو خصوصیت سے چاروں اطراف ہند سے جمع ہوئے تھے۔ احمدیت کے مقابلہ میں یہ اعتراف کیا۔ کہ "ہماری رہی سہی عزت بھی جاتی رہی" اور دوسری طرف یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ "سب قوموں نے مرزا صاحب کی مخالفت کی" (زمیندار ۲۳ اکتوبر) گویا مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عالمگیر مخالفت ہونے اور پھر اس کے نام ہونے کا خود اعتراف ہے۔ پھر لوگوں نے آپ پر وہی اعتراض کئے۔ جو پہلے انبیاء پر کئے جاتے رہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ ہمیں کسی آسمانی پانی کی ضرورت نہیں ؛

تمدن اسلام

اسلام اور غلامی

اسلامی ممالک میں غلامی

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک اہم سوال کا جواب اسی مضمون کی گزشتہ قسط میں دیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسلام کی تعلیم کا فی الواقع یہی منشاء تھا۔ کہ غلام آہستہ آہستہ آزاد ہو جائیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں اس وقت تک بھی غلامی کا سلسلہ جاری ہے۔

انفرادی غلطیاں اور مذہب

یاد رکھنا چاہیئے متبعین کی انفرادی غلطیاں مذہب یا بانئے مذہب کی تعلیم کی طرف منسوب کرنا کسی طرح بھی مناسب فعل نہیں۔ اور دنیا کا کوئی معقول پسند انسان اسے جائز نہیں قرار دے سکتا۔ اگر ایک مسلمان کہلانے والا شراب کا استعمال کرتا۔ یا دیگر نواہی کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ان چیزوں کا استعمال شریعت اسلامیہ میں جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی اسلامی ملک میں غلامی کی لعنت موجود ہے۔ تو اسکی وجہ سے اسلامی تعلیم پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ اور کوئی شخص یہ کہنے کا حق نہیں رکھتا۔ کہ اسلام غلامی کو جائز قرار دیتا ہے۔

اسلامی ممالک میں غلامی کیوں ہے

اصل بات یہ ہے۔ کہ جس وقت اسلام نے یہ تعلیم پیش کی اس وقت دنیا میں غلاموں کی تعداد بے حساب و بے اندازہ تھی اور ان کی حقیقی آزادی کے لئے ایک بہت بڑا عرصہ درکار تھا جب تک اسلام عروج پر رہا۔ ہر طرف سے اسے کامیابی اور فتوحات نصیب ہوتی رہیں۔ اور مسلمانوں کے اندر وہ نور ہدایت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انہیں حاصل ہوا۔ پوری طرح ضوفگن تھا۔ مسلمان اسلامی تعلیم کی حقیقی روح اور منشاء کو سمجھکر اس پر کاربند رہے۔ اور غلاموں کی آزادی کی تحریک بھی پورے زور کے ساتھ جاری رہی۔ لیکن جب وہ زمانہ آیا۔ کہ ایک طرف دنیوی لحاظ سے اسلامی قوت ماند پڑ گئی۔ اور دوسری طرف زمانہ نبوی سے بُعد کی وجہ سے روحانیت میں کمی آگئی۔ جس سے مسلمانوں کے اندر اسلامی تعلیم کو سمجھنے کی استعداد کم ہو گئی۔ اور ساتھ ہی اس پر عمل پیرا ہونے کا وہ ولولہ اور شوق قائم نہ رہا۔ جو دور اول کے مسلمانوں میں تھا۔ بلکہ ایسے ایسے ملحد پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ جنہوں نے اپنے ذاتی اغراض و مفاد کی خاطر اسلام کی تعلیم کو غلط صورت میں جاہل اور بے علم مسلمانوں میں رواج [illegible] شروع کر دیا۔ تو دیگر کئی ایک باتوں کی طرح مسلمان غلامی کے متعلق بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے دور جا پڑے۔

اسلامی وغیر اسلامی ذہنیت میں فرق

لیکن با ایں ہمہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ غلام کے متعلق اسلام نے مسلمانوں کی ذہنیت میں جو تبدیلی پیدا کی ہے۔ اس کا اثر اس وقت بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اور باوجودیکہ بعض اسلام کی طرف منسوب ہونے والی حکومتوں میں اسوقت غلامی کا رواج کسی حد تک پایا جاتا ہے۔ لیکن پھر اگر بغور دیکھا جائے تو ان کے غلام ان غلاموں کے مقابلہ میں جو اس وقت عیسائی ممالک میں موجود ہیں۔ ہزار درجہ بہتر ہیں۔ اگر ایک اسلامی حکومت میں رہنے والے غلام کا مقابلہ ابی سینیا کی عیسائی حکومت کے غلام کے ساتھ کیا جائے۔ تو صاف نظر آ جائیگا۔ کہ اسلام نے غلامی کو بیخ و بن سے اکھیڑنے کی ایسی زبردست کوشش کی ہے۔ کہ اس کے متبعین بگڑتے بگڑتے بھی عیسائیوں سے ہزار درجہ بہتر نظر آتے ہیں۔

غلاموں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم

لیکن اگر اس سوال کو چھوڑ بھی دیا جائے۔ تو بھی کسی اسلام کی طرف منسوب ہونے والی قوم کی غلطی کو اسلام کی طرف قطعاً منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ در آنحالیکہ اس نے اس کے خلاف نہایت سختی کے ساتھ حکم دیا ہو۔ حضرت علی ابن طالب اور حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں۔ کہ کان اٰخر کلام رسول اللہ صلعم و ھو یغرغر نفسہ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔ یعنی آخر الفاظ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے اس حالت میں سُنے گئے۔ کہ آپ پر موت کا غرغرہ طاری تھا۔ وہ یہ تھے۔ کہ میں نماز اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔ ذرا غور کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت ہے۔ آپکی ازواج مطہرات۔ اولاد۔ عزیز و اقارب سب موجود ہیں۔ پھر وہ مہاجر و انصار جنہوں نے تمام عمر آپ کے پسینہ کی جگہ خون بہانا موجب افتخار سمجھا اور جان و مال قربان کرنے سے ذرا دریغ نہ کیا۔ سامنے ہیں۔ مگر آپ نے کسی کے متعلق کچھ نہ فرمایا۔ اور عین اس وقت کہ جس میں انسان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو ہمیشہ معمولی سے زیادہ وقعت اور قدر و منزلت دی جاتی ہے۔ اگر آپ کسی کو یاد فرماتے ہیں۔ اور کسی سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔ تو وہ غلام ہیں۔ وہ مقدس وجود جو تمام عمر اپنے متبعین کو غلاموں کے ساتھ محبت و ملاطفت سے پیش آنے کی تاکید کرتا رہا۔ اور بار بار حکم دیتا رہا کہ انہیں اپنا بھائی سمجھو۔ اپنے خاندان کے ممبر تصور کرو۔ جو خود کھاؤ۔ انہیں کھلاؤ۔ جو خود پہنو انہیں پہناؤ۔ ان کی ہمت اور طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور مشقت کے کام میں ان کی مدد کرو۔ پھر آخری الفاظ اور آخری وصیت بھی انہی کے حق میں فرماتا ہے۔ اس کے پیرو کہلانے والوں میں سے کسی کی بے راہ روی یا گمراہی کو دیکھ کر اسے غلامی کی تعلیم دینے والا کہنا کس قدر صریح ظلم۔ ناانصافی اور انسانی عقل کی تحقیر ہے۔

اعتراض کا جواب

اسلام ایک کامل مذہب ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے مکمل ہدایات پیش کی ہیں۔ اور کوئی ایسی بات نہیں جس میں اسلام اپنے ماننے والوں کے لئے صحیح رہبر ثابت نہ ہو سکے۔ پھر اس کی تعلیمات کوئی پوشیدہ نہیں۔ منظر عام پر اور سب کے سامنے ہیں۔ لیکن کیا کوئی مخالف قرآنی آیت تو درکنار کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی یہ استدلال کر سکتا ہے۔ کہ اسلام نے غلامی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اگر یہ جائز ہوتی۔ تو ضرور تھا۔ کہ دیگر تمام امور کی طرح اس کے متعلق بھی مکمل ہدایات موجود ہوتیں۔ اور بتایا جاتا۔ کہ غلامی کی یہ صورت ہونی چاہیئے لیکن اس کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ اس کے صریح خلاف احکام موجود ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمارے سامنے ہے۔ آپ کے صحابہ کا اس پر عمل کر کے دکھانا ثابت ہے۔ بخاری کتاب البیع میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔ کہ تین شخص ہیں جن سے میں قیامت کے روز جنگ کرونگا۔ اور ان میں سے ایک وہ ہے۔ جو کسی آزاد شخص کو غلام بناتا ہے۔

پس غلامی کے متعلق اسلام کے ایسے صریح احکام کی موجودگی میں محض کسی شخص یا حکومت کی غلط روی سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اسلام نے اس کی اجازت دی ہے۔ حق و انصاف سے بہت دور ہے۔

واقعات اور حقائق کی روشنی میں اس حقیقت کی تردید ناممکنات سے ہے۔ کہ اسلام ہی سب سے پہلا مذہب ہے۔ جس نے غلامی کو مٹانے کا احساس دنیا کے اندر سب سے پہلے پیدا کیا۔ بے شک گزشتہ چند صدیوں میں بعض لوگوں نے اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن اس بات کا قطعاً کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسلام سے قبل کسی شخص نے غلامی کے خلاف آواز اٹھائی ہو۔ یا کسی مذہب نے اس کے خلاف تعلیم دی ہو۔ غلامی کو دنیا سے مٹانے کی تحریک سب سے قبل اسلام نے کی۔ اور بعد میں جن لوگوں نے اس سلسلہ میں جد و جہد کی ہے۔ وہ یقیناً اسلامی تعلیم سے متاثر ہوئے ؛

سارے ہندوستان میں سیرت النبی کے شاندار جلسے

سکندر آباد میں جلسہ

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد ۱۱ر نومبر کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ہی دن تمام ہندوستان اور بیرونی ممالک میں سیرت نبوی پر تقریریں کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کے مطابق ۸ر نومبر کو خانصاحب عبدالکریم صاحب بابو آنریری مجسٹریٹ وسکرٹری انجمن فیض عام جمشید ہال میں ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ راجہ بہادر وینو گوپال بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی صدر تھے مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیّر سابق مسلم مشنری انگلستان و ویسٹ افریقہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ بادشاہت جو حضور زمین پر لائے کے موضوع پر ایک عالمانہ لیکچر دیا۔ جسے سامعین نے جو لحاظ تعداد بہت زیادہ تھے۔ اور ہر جماعت و مذہب سے تعلق رکھتے تھے بے حد پسند کیا۔ صاحب صدر نے تقریر کی بہت تعریف کی۔ اور فاضل لیکچرار کا عالمانہ لیکچر کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر ایسے نصف درجن لیکچرار بھی ہوں۔ تو ہندو مسلم اتحاد پوری طرح مستحکم ہو جائے اور گول میز کانفرنس وغیرہ کی ضرورت باقی نہ رہے ۔

حیدر آباد میں جلسہ

ایک عظیم الشان اور کامیاب جلسہ حیدر آباد میں بھی دیوان بہادر آراوامو دائینگر ایڈووکیٹ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں ہندو مسلم لیکچراروں نے شریک ہو کر ثابت کر دیا۔ کہ اعلیٰحضرت حضور نظام کی رعایا میں باہم خوشگوار اور محبت کے تعلقات ہیں ۔

خواتین کا جلسہ

اسی شام باثر اور صاحب رسوخ مستورات کی طرف سے بھی نو تعمیر احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ بیگم صاحبہ نواب میرزا یار جنگ چیف جسٹس نے صدارت کی۔ ایک عام بیداری پیدا ہو گئی ۔ الحمد للہ

لدھیانہ میں جلسہ

بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت جناب غلام عباس صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لدھیانہ منعقد ہوا۔ جناب رائے صاحب لالہ رام سرانداس صاحب میونسپل کمشنر ورئیس لدھیانہ ملک محمد شفیع صاحب۔ قاضی حسن علی صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ آخر میں جناب صدر نے نہایت عمدہ پیرایہ میں مدلل طور پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈال کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ جلسہ میں علاوہ احمدی وغیر احمدی اصحاب کے آریہ بھی شریک ہوئے۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ احمدی وغیر احمدی عورتیں بھی کافی تعداد میں شریک ہوئیں (نامہ نگار)

مراد آباد میں جلسہ

الحمد للہ ۔ ہندوستان کے دوسرے شہروں کی طرح مراد آباد میں بھی ۸ر نومبر ۱۹۳۱ء کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ پاک پر پرائمری سکول کی عمارت میں کامیاب جلسہ ہوا۔ مولوی وصی احمد صاحب نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزات کا بالتفصیل ذکر کیا۔ پھر خاکسار نے حضور سرور کائنات کی بے نظیر قربانیوں میں سے چند کا ذکر کر کے اپنے بیان کو ختم کیا۔ خاکسار کے بعد ایک نئے وارد قاری صاحب نے پر اثر تقریر کی۔ مولوی محمد عمر صاحب نے بھی سیرۃ نبوی پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ سامعین باوجود وقت زیادہ ہو جانے کے ہمہ تن گوش تھے ۔ خاکسار محمد میاں

وزیر آباد میں جلسہ

سیرۃ نبوی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدر جلسہ جناب حافظ غلام رسول صاحب تھے۔ چودھری عزیز احمد صاحب وکیل آف لویریوالہ نے اپنا مضمون "رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسی بادشاہت دنیا میں لائے" بوضاحت بیان کیا۔ مولوی ظہور الحسن صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کامل پر نہایت شرح وبسط سے تقریر فرمائی ہر مذہب و ملت کے لوگ بکثرت شریک جلسہ ہوئے ۔ (خاکسار فضل الٰہی)

شہر پٹیالہ میں جلسہ

۸ر نومبر جناب مولوی محمد شفیع صاحب ایڈووکیٹ کی صدارت میں جلسہ کا افتتاح ہوا۔ صوبے دار سردار سری رام سنگھ صاحب نے پر جوش تقریر سے احباب کو از حد مسرور کیا۔ آپ کی تقریر کا موضوع اپنے خاص رنگ میں شریعت اسلام کے کامل ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد پر تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر محمد الدین صاحب احمدی پٹیالوی ویٹرنری اسسٹنٹ نے فضائل نبی کریم پر لیکچر دیا۔ اور پھر میر تجمل حسین صاحب مسرور اور رنگین صاحب وغیر احمدی شعراء نے نظمیں پڑھیں۔ سوا گیارہ بجے دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ سرکار ریاست کے لئے بھی دعا کی گئی جس نے اپنی فیاضی سے جلسہ کے لئے تمام سامان سرکاری مرحمت فرمایا۔ خاکسار عبدالعزیز

بھیرہ میں مستورات کا جلسہ

جلسہ مستورات پیر شمشیر علی صاحب کے دولت خانہ پر منعقد ہوا پہلے مولوی عبدالمنان صاحب عمر اور پھر خاکسار نے "اخلاق محمدی" کے عنوان سے تقریر کی۔ چند ایک بہنوں نے رسول مقبول کی شان میں نظمیں پڑھیں۔ (بیگم چودھری بشیر احمد خان)

ملتان میں جلسہ

باغ لانگے خان میں زیر صدارت خان بہادر مخدوم صدر الدین شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین پیراں پیر ملتان۔ سیرۃ خیر البشر کا جلسہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم مندرجہ ذیل احباب نے تقریریں کیں۔ حاضری کافی تھی۔ منشی محمد بخش صاحب احمدی عرائض نویس۔ پروفیسر غلام حسین صاحب احمدی۔ ایم۔ اے۔ مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل۔ جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ (خاکسار عنایت اللہ)

مہرولی میں جلسہ

زیر صدارت ڈاکٹر جلال الدین صاحب جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ماسٹر بہاری لال صاحب۔ ماسٹر عبدالقیوم صاحب نے عمدہ تقریریں کیں۔ اور جلسہ دس بجے رات کو دعا کے بعد ختم ہوا۔ نامہ نگار

پاک پٹن میں جلسہ

۸ر نومبر ۱۹۳۱ء جلسہ سیرۃ النبی پاکپٹن میں کیا گیا۔ خاکسار نے مقررہ موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ کامیابی سے ختم ہوا (خاکسار غلام احمد خان پاکپٹن)

راہوں میں جلسہ

جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ صدر جناب چودھری محمد عبدالرحمن صاحب رئیس راہوں ایم۔ ایل۔ سی تھے۔ صوفی عطاء محمد صاحب نے تقریر کی ان کے بعد مولوی عبداللہ صاحب نے تقریر کی۔ پھر خاکسار نے تقریر کی۔ جلوس بھی نکالا گیا۔ حاضری کافی تھی ۔ (خاکسار عطاء اللہ پلیڈر)

نواں شہر میں جلسہ

سیرۃ النبی کا جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ ہندو معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ صدر جلسہ جناب چودھری امر چند صاحب پلیڈر تھے۔ صوفی مولوی بڈھے شاہ صاحب حاجی غلام احمد خان صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر اور مولوی امیر احمد صاحب نے تقریریں کیں ۔ (نامہ نگار)

سیٹلمنٹ محمود آباد میں جلسہ

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔ خاکسار نے نعت پڑھی۔ بعد ازاں قریشی محمود احمد صاحب۔ مسٹر محمد صدیق خان۔ اور مولوی حبیب احمد صاحب (غیر احمدی) نے تقریریں کیں۔ حاضری کافی تھی۔ خاکسار عبدالحمید خان شوق

شملہ میں جلسہ

زیر صدارت ملک قمر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول ۲½ بجے سے ۴½ بجے تک جلسہ ہوا۔ بہت سے تعلیم یافتہ لوگ تشریف لائے۔ اور تقریروں کو دلچسپی سے سنتے رہے۔ منشی عبدالحمید صاحب چودھری عبداللہ خان صاحب چودھری عبدالستار صاحب اور ماسٹر شہباز خان صاحب نے تقریریں کیں۔ نامہ نگار)

کریام میں مستورات کا جلسہ

موضع کریام میں مستورات کا نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ گاؤں کی

شاون لنڈ میں جلسہ

۸ نومبر زیر صدارت جناب سردار امام بخش خان صاحب چیف آف تمن جلسہ شروع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت اور انتظام کی ذمہ واری خان بہادر سردار غلام حسین خان صاحب تمندار و آنریری فسٹ کلاس مجسٹریٹ علاقہ نے اٹھائی ہوئی تھی۔ مگر ناگاہ انہیں پشاور جانا پڑا۔ اس لئے ان کے فرائض ان کے برادر حقیقی نے ادا کئے۔ حاضرین میں ہندو مسلمان کافی تھے۔ سب کے سب معقول طبقہ کے تھے۔ جناب سردار غلام حیدر خان صاحب و سردار حسن خان صاحب برادران حقیقی جناب تمندار صاحب علاقہ ہذا بھی شامل ہوئے۔ شیخ دین محمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ وسادہ زندگی کے حالات سنائے۔ اور سردار غلام محمد خان صاحب نے شریعت کاملہ پر لیکچر دیا۔ منشی غلام حیدر خان مدرس نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات عورتوں پر" کے عنوان پر لیکچر دیا۔ عبد القادر خانصاحب ہیڈ ماسٹر نے "وہ بادشاہت جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم کرنا چاہتے تھے۔ آسمانی بادشاہت ہے" کے عنوان پر پُر از معلومات لیکچر دیا۔ آخر میں سردار غلام محمد خان صاحب پنشنر نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ ختم کیا۔ (نامہ نگار)

ڈیرہ غازی خاں میں جلسہ

کارروائی جلسہ ۷½ بجے رات کے تلاوت قرآن کریم سے جو کہ مولوی غلام حسین صاحب امیر جماعت مقامی نے فرمائی شروع ہوئی اس کے بعد عزیزم چوہدری غلام محمد صاحب نے ملک مولا بخش صاحب کی نظم پڑھی۔ جناب پریزیڈنٹ صاحب نے اغراض جلسہ نہایت وضاحت سے بیان فرمائے۔ سوامی ہرکاشانند صاحب سیکرٹری سناتن دہرم پرتی ندی کملا ہور نے بھی جو کہ سناتن دہرم کے ایک فاضل پنڈت اور فصیح لیکچرار ہیں۔ ہمارے جلسہ میں تقریر فرمائی اور اخوت اسلامی اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم توحید اور خدمت انسانی کی بہت اچھے الفاظ میں تعریف کی۔ اور فرمایا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں) ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کے متعلق بھگوان نے فرمایا ہے۔ کہ جب جب دہرم دنیا سے جاتا رہتا ہے۔ تو ہم کسی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد شیعہ حضرات کے ایک مبلغ علامہ مرزا یوسف حسین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا کیلئے کامل نمونہ ہونے پر مؤثر تقریر کی۔ جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا بعدہ جناب مولوی امام بخش صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خاں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچوں سے سلوک اور ان کی تعلیم کے متعلق ارشادات پر تقریر کی۔ بعد ازاں جناب مولوی حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے "وہ بادشاہت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے" پر ایک فاضلانہ تقریر کی۔ بعد ازاں جناب ملک مولا بخش صاحب نے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کامل ہے" پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ شکریہ احباب کے بعد گیارہ بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خاکسار محمد عثمان

شکر درہ میں جلسہ

سیرت النبی کا جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ قصبہ کے خان۔ خوانین اور دیگر معززین کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ اکثر ملٹری افسر تھے۔ خاکسار نے اور دو دیگر مولوی صاحبان نے تقریریں کیں۔ خاکسار۔ رفیع الدین

رنگ پورہ (بنگال) میں جلسہ

یہاں ٹاؤن ہال میں زیر صدارت بابو آسو توش صاحب لائبریری انچیف و زمیندار سیرت نبوی کا جلسہ ہوا۔ حاضری کافی تھی جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم سب ڈپٹی مجسٹریٹ اور بابو بدھو رنجن صاحب لائبریری ایم اے۔ بی ایل نے لیکچر دئے۔ ہر دو لیکچر بہت کامیاب ہوئے۔ اور سامعین اچھا اثر لے کر گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار۔ شمس الدین

مونگیر میں جلسہ

حسب تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸ نومبر ٹاؤن ہال مونگیر میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم النبیؐ منعقد کیا گیا۔ بابو سری کرشن سنگھ ایم۔ ایل۔ سی صدر ضلع کانگرس کمیٹی صدر منتخب کئے گئے۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ مولوی حکیم خلیل احمد صاحب نے مالداں حکومت اسلامی کے اصول پر فاضلانہ روشنی ڈالی۔ جس سے حاضرین بالخصوص ہندو حضرات جو کافی تعداد میں شریک جلسہ تھے۔ بہت محظوظ ہوئے۔ آخر میں جناب صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت کو بہت پسند کیا اور یہ اقرار کیا کہ آج میری معلومات میں معتدبہ اضافہ ہوا۔

خاکسار۔ محمد ظریف

عیسٰی خیل میں مستورات کا جلسہ

۸ نومبر زیر صدارت محترمہ ہمشیرہ خان محمد حمید اللہ خانصاحب رئیس اعظم کارروائی جلسہ شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد خاکسار و عزیزہ امۃ العزیز دختران خان حمید اللہ خانصاحب نے رسول کریمؐ کی پاکیزہ سیرت، اخلاق، عورتوں پر احسانات کے متعلق تقاریر کیں۔ سامعات پر بہت اثر ہوا۔ جملہ خواتین عیسیٰ خیل کی بیگمات اور دیگر معزز مستورات جلسہ میں موجود تھیں۔ بعد جلسہ معزز خواتین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ عیسیٰ خیل میں یہ اپنی طرز کا پہلا جلسہ تھا۔ آخر میں بیگم صاحبہ و دختران خان حمید اللہ خانصاحب و دیگر خواتین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خاکسار۔ نظیر بیگم بنت شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالہ

چکوال میں جلسہ

۸ نومبر سیرت نبویؐ کا جلسہ زیر صدارت چوہدری محمد فیض صاحب منعقد ہوا۔ احمدی و غیر احمدی معززین نے پر زور تقریریں کیں۔ جنہیں سامعین نے بہت پسند کیا۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ

رہتک میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ سیرت نبویؐ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ بابو نثار احمد صاحب برادرم محمد خان صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جلسہ کامیابی سے ختم ہوا۔

خاکسار۔ عبد الرحمٰن انور بوتالوی

فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ

۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر زیر صدارت حکیم ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب اہل حدیث جلسہ ہوا۔ چوہدری عبد القادر صاحب پلیڈر نے اور خاکسار نے مضمون پڑھا۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار۔ محمد شریف

مہر بوٹا (سندھ) میں جلسہ

۸ نومبر کو موضع مہر بوٹا ضلع تھرپارکر سندھ میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدر ایک مقامی غیر احمدی معزز کو منتخب کیا گیا۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے "اسلامی شریعت کامل ہے" پر تقریر کی۔ بعد میں ایک معزز سکھ سردار اجاگر سنگھ صاحب نے اعلیٰ الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی۔ ایک ہندو ماسٹر نے جلسہ میں اعلان کیا کہ تقریریں عمدہ پیرایہ میں ہوئی ہیں۔ چوہدری غلام حیدر صاحب نے بحیثیت امیر جماعت احمدیہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ صدر جلسہ شیخ برکت اللہ صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ خاکسار۔ نصیر الدین

چک ۸۵ ج ب ضلع لائل پور میں جلسہ

جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب نے "وہ بادشاہت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مولوی یوسف علی صاحب نے تقریر کی اور جلسہ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔ خاکسار۔ شیخ محمد حنیف

چک ۸۱ ج ب میں مستورات کا جلسہ

موضع چک ۸۱ ج ب میں مستورات کا جلسہ ہوا۔ جس میں ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب نے نبی کریم صلعم کے عورتوں پر احسانات پر تقریر کی۔ ہمشیرہ نور بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھا۔

خاکسار۔ شیخ محمد حنیف

چک ۸۳ ضلع منٹگمری میں جلسہ

جلسہ زیر صدارت رشید احمد خانصاحب منعقد ہوا۔ مولوی محمد رمضان امام مسجد نے تلاوت قرآن کی۔ صدر جلسہ نے ایک مفصل تقریر کی۔ جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ (خاکسار ظل الدین گل)

کریام میں مردوں کا جلسہ

موضع کریام میں سیرت النبی کا بہت کامیاب جلسہ ہوا۔ کافی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر اور حاجی غلام احمد خان صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

غوطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۸ نومبر کو جلسہ ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ منشی بڈھے خان صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی خیر الدین صاحب نارووال کے لیکچر ہوئے۔ اور اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار ولی محمد)

والٹن ٹریننگ سکول میں جلسہ

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد والٹن ٹریننگ سکول میں سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت سید محمد لسین شاہ صاحب گڈس انسپکٹر منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے ایک تقریر کی۔ جس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق و عفو کا مختصر ذکر کیا۔ آخر میں پریذیڈنٹ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ برخاست کیا۔

(خاکسار محمد اسماعیل)

بستی متصل سرہند میں جلسہ

خدا کے فضل سے یہاں پر جلسہ سیرت النبی ۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو سرائے قصبہ میں کیا گیا۔ تعداد حاضری خدا کے فضل سے امید سے بڑھ کر ہوئی۔ (خاکسار محمد حسین)

کوٹ مومن میں جلسہ

بموجب حکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب میاں محمد بخش صاحب منعقد ہوا۔ حاضرین میں ہندو مسلمان سکھ کافی تعداد میں تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مولانا محمد حنیف صاحب سجادہ نشین نے نہایت اعلیٰ پیرایہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم درباره غیر مذاہب پر لیکچر دیا۔ خاکسار غلام رسول

گورایہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی بصدارت چودھری پیر بخش خان صاحب منعقد ہوا۔ کافی تعداد مختلف مذاہب کے افراد کی جمع ہو گئی۔ مولوی خیر دین صاحب نے سیرۃ النبوی پر بوضاحت تقریر فرمائی۔ جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔ (خاکسار خیر الدین)

رسالہ ۲۱ ٹھ لگ ضلع سرگودہا میں جلسہ

زیر صدارت چودھری عبد اللطیف صاحب منیجر رسالہ ۲۱ جلسہ منعقد ہوا۔ سامعین کی تعداد خاصی تھی۔ سب سے پہلے خاکسار نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندگی کے حالات اور تعلیم کے متعلق لیکچر دیا۔ اس کے بعد چودھری عبد اللطیف صاحب نے تقریر کی۔ پھر ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے نعت پڑھی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (خاکسار چراغ الدین)

سری گوبند پور میں جلسہ

سری گوبند پور میں سیرت النبی کا جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگ ہندو سکھ مسلمان شامل تھے۔ مرزا عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل مولوی عطیۃ اللہ صاحب اور ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے نے تقریریں کیں۔ (خاکسار عبد القادر)

چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا میں جلسہ

گاؤں میں منادی کرائی گئی۔ عشاء کے وقت مسجد اہل السنت میں جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور جلسہ کی غرض مولوی نظام الدین صاحب امام مسجد احمدیہ نے بیان کی۔ پھر ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب احمدی نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے غلامی سے آزادی کے متعلق حضرت اقدس کا مضمون سنایا۔ پھر میاں علی احمد صاحب امام مسجد سنیاں نے اور سید انور علی شاہ صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر نے سیرت النبیؐ پر مؤثر تقریریں کیں۔ خدا کے فضل سے جلسہ کامیابی سے ختم ہوا۔ خاکسار ہدایت اللہ۔

جیین پور ضلع ہوشیار پور میں جلسہ

۸ نومبر سیرۃ النبیؐ پر جلسہ ہوا۔ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار۔ ڈاکٹر عبد الغفور

چک سرکار ۱/۱۴۳ ضلع منٹگمری میں جلسہ

بموجب تحریک محترم آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز زیر صدارت چوہدری علی احمد صاحب آڈیٹر کوآپریٹو سپلائی سوسائٹی سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسہ منعقد کیا گیا۔ پہلے صاحب صدر نے تقریر کی۔ بعدہٗ عاجز نے سیرت النبویؐ پر تقریر کی۔ خاکسار۔ ولی محمد احمدی

ڈیرہ دون میں جلسہ

غلام نبی صاحب ڈیرہ دون سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں

سیرت النبی کا پر رونق جلسہ ہوا۔ جس میں کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ خان بہادر سید ظل حسین صاحب سپیشل مجسٹریٹ نے صدارت فرمائی۔ مولوی مصباح الدین احمد صاحب نے وہ بادشاہت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے کے موضوع پر ایک پُر از معلومات لیکچر دیا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ لیکچر سب لوگوں نے پسند کیا۔

لاڑکانہ میں جلسہ

۸ نومبر اعلان کے لئے منادی کے علاوہ اشتہار بھی چھپوایا گیا۔ شہر کے معززین کی طرف سے اشتہار تھا۔ جو جلسہ میں بھی شامل ہوئے۔ شیعہ اصحاب بھی شامل ہوئے اور مندرجہ ذیل احباب نے لیکچر دئے۔

۱۔ مسٹر نواز علی خان صاحب سٹی مجسٹریٹ لاڑکانہ

۲۔ مسٹر قاضی فضل اللہ خانصاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل

۳۔ ماسٹر محمد پریل صاحب

آخری تقریر پریذیڈنٹ صاحب میاں علی محمد صاحب قادری نے کی۔ (خاکسار۔ محمد رفیع)

بھلے وال۔ بھگورہ۔ ماہل پور میں جلسے

۸ نومبر مندرجہ ذیل مقامات پر سیرۃ نبویؐ کے جلسے کئے گئے

۱۔ بھلے وال گوجراں میں خاکسار و مولوی ابراہیم صاحب۔ وجمال دین صاحب۔ و چوہدری شیر جنگ صاحب نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔

۲۔ موضع بھگورہ میں مذکورۃ الصدر اصحاب نے تقاریر کیں

۳۔ ماہل پور۔ رات کو بعد نماز مغرب سیرت نبویؐ پر لیکچر دئے گئے۔ (خاکسار۔ رشید احمدؐ)

شادیوال چک ۳۰ میں جلسہ

۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو موضع شادیوال چک ۳۰ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ صدر جلسہ مولوی عبد الکریم صاحب تھے۔ مولوی محمد بخش صاحب نے "رسول کریم جو بادشاہت میں قائم کرنی چاہتے تھے" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کامل ہے۔ ہر دو موضوع پر نہایت عمدہ پیرایہ میں تقریریں کیں۔ خاکسار نے نعت پڑھی۔ بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار۔ محمد ابراہیم

بنول میں جلسہ

۸ نومبر کا جلسہ ایک آریہ سماجی ماسٹر حکم چند صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تین تقاریر علی الترتیب مولوی چراغ دین صاحب مولوی فاضل و خاکسار و ماسٹر حکم چند صاحب نے کیں۔ دوران تقریر میں صدر صاحب نے فرمایا۔ احمدیہ جماعت کا ایک آریہ سماجی کو صدارت کی کرسی پر بٹھانا ان کی رواداری کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ میرے خیال میں یہ تحریک اتحاد کے لئے بہت موزون ہے نیز بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ (خاکسار عبد الکریم)۔

حضرو میں جلسہ

سیرۃ النبیؐ کا جلسہ امدادی سکول حضرو کی عمارت میں زیر صدارت جناب چوہدری عبد الغنی صاحب بی۔اے منعقد ہوا شیخ فضل کریم صاحب نے سیرت نبوی پر مختصر اور پر معنی لیکچر دیا۔ مرزا صالح محمد صاحب صفدر نے محاسن نبوی نظم میں نہایت دلاویز طریق سے بیان کئے۔ خاکسار نے خاتم النبیین نمبر سے مضمون رسول اللہ بادشاہ تھے یا نبیؐ پڑھ کر سنایا۔ خاکسار اس جلسہ کی کامیابی کے لئے جناب چوہدری عبد الغنی صاحب بی۔اے اور مولوی روشن الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ خاکسار تاج محمود

مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کا قابلِ تعریف فرمان

رعایا کشمیر کو ابتدائی حقوق دینے کا اعلان

چند دن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مہاراجہ صاحب بہادر جموں وکشمیر کی خدمت میں ایک تار ارسال فرمایا جس میں مہاراجہ بہادر کی توجہ اس طرف دلائی گئی۔ کہ ریاست میں قیام امن کیلئے ضروری ہے۔ کہ بہت جلد مسلمانوں کی شکایات کے ازالہ اور ابتدائی حقوق کے متعلق اعلان کیا جائے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر نے اس قسم کا اعلان جاری کر دیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

سری نگر ۱۲ نومبر۔ مہاراجہ بہادر کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ مسٹر گلینسی چار غیر سرکاری ارکان کی معیت میں جو متعلقہ جماعتوں کے نمائندہ ہوں گے۔ جن میں دو غیر سرکاری مسلمان اور دو ہندو شامل ہوں گے۔ آئینی اصلاحات کے مسئلہ پر غور کرنے سے قبل دیگر فوری معاملات کی تحقیقات کریں۔ کشمیر کی طرف سے غلام محمد صاحب اشائی اور پریم ناتھ بزاز نامزد کئے گئے ہیں۔ جموں کے نامزد اشخاص کے ناموں کا عنقریب اعلان ہو جائیگا۔ کمیشن مندرجہ ذیل امور کی تحقیقات کریگا۔

(۱) کسی جماعت کے مذہب کے بارے میں جو شکایات ہز ہائینس کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں۔ یا جو بعد میں کمیشن کے روبرو پیش کی جائیں گی۔

(۲) کسی عمارت یا مقام کی بحالی کے متعلق مطالبات کی تحقیقات جو عبادت گاہ کے طور پر استعمال کی گئی ہو۔ اور اب حکومت کے قبضہ میں ہو۔ کیونکہ حکومت ایسی عمارت کو اپنے پاس رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(۳) کسی جماعت پر اس کے مذہب کی وجہ سے کسی قسم کی قیود و شرائط کے متعلق شکایات۔

(۴) مذہب کے علاوہ دوسری عام شکایات۔

کمیشن کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جلدی تحقیقات ختم کرے۔ اور اس کی سفارشات کے متعلق حکومت فوری کارروائی کا وعدہ کرتی ہے۔

کمیشن کے اس کام کے خاتمہ پر ایک علیحدہ کانفرنس مسٹر گلینسی کی صدارت میں منعقد ہو گی۔ جس میں لوگوں کو حکومت کے کام میں حصہ دینے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔ تمام جماعتوں کے نمائندوں کو موقع دیا جائیگا۔ کہ وہ آئینی اصلاحات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کمیشن کے روبرو کریں۔ حکومت مسٹر گلینسی کے ساتھ مشورے سے بہت جلدی انجمنوں۔ مجالس۔ تقریر و اخبارات کی آزادی کے قیام کے متعلق ریاست کے قوانین میں ترمیم پر غور کریگی۔ تاکہ انہیں برطانی ہند میں رائج شدہ قوانین کے مطابق بنا دیا جائے مسلمانوں کی نمائندگی کے متعلق بہت سے احکام آج جاری کئے گئے ہیں بدامنی کے وجوہ اور دلال کمیشن کی کارروائی ایک غیر جانبدار افسر کے سپرد کی جائے گی۔ جسے ضروری جوڈیشل تجربہ حاصل ہو گا۔

کشمیر اور جموں کے گورنروں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ فی الفور ان اشخاص کی فوری ضروریات کے متعلق جو تازہ بدامنیوں کے دوران میں مفلوک الحال ہو گئے ہیں۔ یا جسمانی طور پر ناقابل ہو گئے ہیں۔ یا کسی خاندان کے کمانے والے افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یا جن اشخاص کی جائداد کا نقصان ہوا ہے۔ رپورٹ پیش کریں۔ حکومت ان معاملات کے متعلق فوری انتظام کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

جو اشخاص سیاسی جرائم میں سزایاب ہوئے ہیں۔ اور مقررہ عرصہ کے اندر اپیل دائر نہیں کر سکے۔ ان کے لئے اپیل کی مدت میں توسیع کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

ایک غلط بیانی کی تردید

بعض اخبارات میں جو یہ شائع ہوا ہے۔ کہ خواجہ احمد اللہ صاحب بٹ مالور ئیس کشمیر قادیانی ہیں۔ یہ خبر غلط ہے۔ خواجہ صاحب موصوف ہماری جماعت اہلحدیث کے سرگرم مجاہد اور کشمیر کے مشہور رئیس ہیں۔

دستخط حاجی احمد اللہ پریذیڈنٹ انجمن اہلحدیث۔ سید میرک شاہ عفی اللہ عنہ پریذیڈنٹ ہمدرد اسلام۔ (مولوی) عبد اللہ بی اے ایل ایل بی غلام محمد مسلم بنک ممبر اہلحدیث۔ غلام حسین ممبر اہلحدیث سری نگر۔ حافظ فیروز الدین ممبر اہلحدیث۔ چراغ دین ممبر اہلحدیث۔ فضل کریم ممبر اہلحدیث۔ محمد ابراہیم ممبر اہلحدیث۔

مہاراجہ کشمیر کے اعلان پر اطمینان

نمائندگانِ کشمیر کا اظہار شکر

سری نگر۔ ۱۳ نومبر۔ پبلسٹی آفیسر کا بیان مظہر ہے۔ کہ ایک جلسہ عام میں جس میں بیس ہزار سے زیادہ مسلمان شامل ہوئے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر کے ۱۲ نومبر کے اعلان کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور ہز ہائینس سے مسلمانوں کی طرف سے اظہار وفاداری کیا گیا۔ نیز امید کی گئی کہ شکایات کے تدارک کے لئے مہاراجہ بہادر کی ہمدردی اور توجہ کا مفید نتیجہ برآمد ہو گا۔ وزیر اعظم کی محبت آمیز تقریر پر اظہار ممنونیت کیا گیا۔ جو انہوں نے ۱۲ نومبر کو فرمائی۔ اور توقع کی گئی۔ کہ ہمدردانہ جذبات مشکلات کے حل کا باعث ہونگے۔

متذکرہ صدر قرارداد شیخ محمد عبد اللہ نے پیش کی۔ جو چار دیگر رہنماؤں کی تائید کے بعد متفقہ طور پر منظور ہو گئی۔ اسی طرح کا اظہار تشکر جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد میر واعظ محمد یوسف نے کیا۔

جموں کے مسلمان تاہنوز بے چین ہیں

جموں ۱۲ نومبر۔ اگرچہ انگریزی فوج کے بروقت پہنچ جانے سے مسلمانوں کے باقی ماندہ جان و مال محفوظ ہو گئے ہیں۔ اور مسلمانوں نے مسٹر جنکنس کے کہنے سے اپنی دوکانیں کھولنا شروع کر دی ہیں لیکن ہندوؤں اور ڈوگرہ فوج کے ہاتھوں غریب بیکس مسلمانوں نے جو مظالم دیکھے ہیں ان کا اثر بہت بڑی دہشت اور بے بسی کی صورت میں تاحال باقی ہے۔ اور جب تک مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہ کیا گیا۔ مسلمان ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے۔ پورے سات یوم کے بعد باوجود مسلمانوں کے کہنے کے ہندوؤں کے خلاف تحقیقات کا ریاستی حکام کے ہاتھوں شروع ہونا ہرگز تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم تالاب متصل رگھوناتھ مندر سے ۹ نومبر سے لیکر آج تک مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال برآمد ہو رہا ہے اور ۱۰ نومبر کو تالاب رانی سے علاوہ مسلم بوٹ فروشوں کے سامان کے کسی مقتول کے سینہ کا ایک حصہ بھی برآمد ہوا ہے۔ نیز تالاب متصل منڈی سے جس کے قریب منڈی کے دروازہ پر ہر وقت ریاستی فوج کا پہرہ رہتا ہے۔ کل ۱۱ نومبر کو غوطہ لگانے والوں نے تین سنگر کمپنی کی سلائی کی مشینیں مسلمان بزازوں کا سامان ریشم اور مسلمان بوٹ فروش کے بتعداد کثیر بوٹ وغیرہ وغیرہ برآمد کئے ہیں۔ آج رگھوناتھ مندر کے متصلہ تالاب کا پانی خشک کیا جا رہا ہے۔ اور باقی تالابوں سے بھی سامان برآمد ہو رہا ہے۔ ۵ و ۶ نومبر ۱۹۳۱ء تک شہر کے مسلمانوں کی بہت سی درخواستیں مسٹر جنکنس کے پاس اس مضمون کی پہنچ گئی تھیں کہ اگر انگریزی فوجیں مسلمانوں کیساتھ انصاف کئے بغیر واپس جائیں

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

اسی ہفتہ میں کسی دن مہاراجہ کشمیر کا ایک اہم اعلان سری نگر میں عام اعلان کر دیا جائیگا۔ اسی سلسلہ میں گو کہ مسٹر مڈلٹن سیشن جج راولپنڈی کو بدامنیوں کے واقعات کی تحقیقات ریاست کشمیر میں جو کہ فی الفور اپنا کام شروع کر دیں گے، مقرر کر دیا گیا ہے۔

—— یہ خبر مسرت سے سنی جائیگی کہ ریاست کشمیر نے معزز معاصر انقلاب کا داخلہ حدود ریاست میں ...

—— اسمبلی کے ان مسلم ممبران نے جو آل انڈیا ... کے ممبر بھی ہیں۔ ایک بیان کے ذریعہ ہندو اسمبلی کے اس بیان کی پرزور تردید کی ہے۔ جو انہوں نے بصورت وفد پولیٹیکل سیکرٹری کے پیش کیا تھا۔ کہ کشمیر کی شورش پان اسلامک تحریک کا نتیجہ ہے۔ مسلم ممبران نے چیلنج دیا ہے کہ اپنے اس دعویٰ کی واقعات سے تصدیق کریں۔

—— ۱۲ نومبر مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی اور مولوی احمد علی صاحب لیڈر مجلس احرار کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس سے قبل شیخ حسام الدین کو ایک سال قید اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی جا چکی ہے۔ مولوی داؤد غزنوی بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ مجلس کے دفتر کو پولیس نے مقفل کر دیا ہے۔

—— تصفیہ ڈسکہ کے متعلق ہندو نمائندوں نے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کو اطلاع دی ہے کہ اگر پربندھک کمیٹی اور اکالی دل غیر مشروط طور پر سمجھوتہ کر لیں۔ تو ہم باعزت تصفیہ کے لئے آمادہ ہیں۔

—— لندن سے ۱۲ نومبر کو رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ مسلمانوں اور چھوٹی اقلیتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس میں مجالس مقننہ میں مختلف جماعتوں کے حقوق کی تخصیص کر دی گئی ہے۔ اس کی بناء پر اقلیتوں کو زائد از استحقاق حق رائے دہی حاصل ہوگا۔ لیکن کوئی اکثریت اقلیت میں تبدیل نہ کی جا سکے گی۔ مسلمانوں کو پنجاب اور بنگال میں اکاون فیصدی نیابت ملیگی۔ صوبہ سرحد کو دوسرے صوبوں کے مساوی اختیارات حاصل ہوں گے۔ سندھ جداگانہ صوبہ ہوگا۔ یہ معاہدہ جو ہندوستان کی ۴۶ فیصدی آبادی کی طرف سے ہے۔ سر آغا خاں کے ذریعہ وزیر اعظم کے پیش کر دیا گیا ہے۔

—— ۱۳ نومبر کی صبح کو میناریٹی کمیٹی کا اجلاس وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ... نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ فیڈرل سٹرکچر کمیٹی اور میناریٹی کمیٹی کی رپورٹیں کانفرنس کے ... اجلاس میں پیش ہونے کے بعد حکومت اپنی پوزیشن کا اعلان کر سکے گی۔ اس لئے یہ کام جلد ختم ہونا چاہئیے۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ ہندوستان کی ترقی کی بنیاد غیر فرقہ وارانہ نیابت اور جماعتوں کے حقوق و تحفظات پر قائم ہے۔ اقلیتوں کے معاہدہ کو میں سرکاری طور پر کھلے اجلاس میں پیش کروں گا۔ تا کارروائی باضابطہ ہو جائے۔ ہم نے تصفیہ کی بہت کوشش کی۔ اور اب کانفرنس کے آخری کھلے اجلاس میں حکومت کی طرف سے جو بیان دوں گا۔ امید ہے آپ لوگ اس سے مطمئن ہو جائیں گے۔ گذشتہ کانفرنس کے خاتمہ پر میں نے جو بیان دیا تھا۔ ہم اس پر قائم ہیں۔ اور فرقہ وارانہ عدم مفاہمت کو جو ہندوستانی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہے دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

—— ۱۲ نومبر کو نیس میں ولی عہد حیدر آباد کی شادی سابق سلطان عبدالمجید خاں کی دختر درشہوار سے ہو گئی۔

—— ۱۳ نومبر کو جمعہ کی نماز کے بعد سر جامس برنٹن نے شاہی مسجد لاہور میں اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا اور تقریر میں کہا کہ اسلام سادگی۔ اخوت اور خدمت کا دوسرا نام ہے۔

—— حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ جس تاریخ سے حکومت ہند آل انڈیا سروس کی تنخواہوں میں تخفیف کرے اسی تاریخ سے پنجاب میں بھی دس فیصدی تخفیف کر دی جائے۔ لیکن چالیس روپیہ سے کم تنخواہوں میں کمی نہ ہو۔ پولیس کے سب انسپکٹر، سارجنٹ اور سپاہی بھی اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

—— چودھویں صدی نام کی کتاب جو اسلام کے خلاف ایک نہایت دل آزار کتاب ہے۔ گورنمنٹ پنجاب ضبط کر چکی ہے اس حکم ضبطی کے خلاف پنجاب ہائیکورٹ میں مصنف نے اپیل دائر کی تھی۔ جسے ۱۳ نومبر کو ایک بنچ نے خارج کر دیا۔ اور خرچہ عدالت مصنف کے ذمہ ڈال دیا گیا۔

—— ۱۰ نومبر کو گاندھی جی نے وزیر ہند سے ملاقات کی۔ جس میں آپ کو بتایا گیا۔ کہ حکومت کی سکیم یہ ہے کہ فی الحال صوبوں میں خود اختیاری دے دی جائے۔ بعد میں لیجسلیچر والے منتخب نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی کے مشورہ سے فیڈرل کانسٹی ٹیوشن تیار کیا جائیگا۔ گاندھی جی نے کہا یہ سکیم کسی کام کی نہیں۔ وزیر ہند نے جواب دیا کہ میں آپ کی رائے کابینہ کو پہنچا دوں گا۔ لیکن اس بات کا امکان نہیں کہ اس فیصلہ میں تبدیلی ہو سکے۔

—— معاصر پرتاپ ۱۲ نومبر راوی ہے کہ گاندھی جی آئندہ جمعہ کے روز لندن سے روانہ ہو جائیں گے۔ ایک دو روز جنیوا میں رہیں گے اور ۲۹ نومبر کو جہاز پر سوار ہو کر دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

—— پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ گاندھی جی نے صوبجاتی خود مختاری کی سکیم منظور کر لی ہے۔ مگر اب اطلاع آئی ہے کہ انہوں نے وزیر اعظم کو لکھ دیا ہے کہ یہ سکیم کانگرس کو ہرگز منظور نہیں ہو سکتی۔ اور وہ انگلستان سے واپسی پر سول نافرمانی شروع کر دیں گے۔

—— سر آغا خاں نے لندن سے مسلم ممبران اسمبلی کو تار دیا ہے۔ کہ سمندر پار مقیم ہندوستانیوں کے مفاد کی خاطر روئی کے محصول درآمد کی تجویز پر حکومت کی مخالفت کی جائے۔

—— لندن جانے سے قبل گاندھی جی نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ایک افسر کا تقرر کیا جائے۔ جو ان شکایات کی تحقیقات کرے جو باردولی میں گاندھی ارون سمجھوتہ کے بعد حکومت کی طرف سے پیدا ہوئی ہے۔ حکومت نے اسے تسلیم کر لیا۔ اور چند روز ہوئے تحقیقات شروع ہو گئی تھی۔ مگر ۱۳ نومبر کی اطلاع ہے کہ کانگرس نے اس تحقیقات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کیونکہ افسر تحقیق کنندہ نے کانگرس کو استغاثہ کی حیثیت سے سرکاری دستاویزوں کا مطالعہ کرنے کا حق دینے سے انکار کر دیا ہے۔

—— لندن ۱۱ نومبر۔ برطانیہ کے جنوبی ساحل پر زور کی آندھی اور سمندر میں تلاطم کے باعث سینکڑوں بنگلوں کو نقصان پہنچا۔ کنکریٹ کی دیواریں اس طرح ٹوٹ کر گر پڑیں جیسے کہ دیا سلائیاں ذرا سے جھٹکے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ کئی ساحلی شہروں میں سمندر کا پانی چڑھ کر سڑکوں پر آ گیا۔ بے شمار خاندان بے گھر بے در ہو گئے ہیں۔

—— سہارنپور ۱۶ نومبر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سہارنپور نے لفٹنٹ شیہان کو الزام قتل کے مقدمہ سے بری کر دیا۔ مجسٹریٹ نے کہا۔ ملزم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ تمام معاملہ افسوسناک حادثہ تھا۔ اور اس کی اصل وجہ بلاشبہ مقتول کی عاجلانہ حرکت تھی۔ کہ وہ چلتی ہوئی ٹرین میں کود کر سوار ہوا۔ غالباً اس لئے کہ وہ بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑا نہ جائے۔

—— جنیوا ۱۱ نومبر۔ چینی ڈیلیگیشن کی اطلاع کے مطابق جاپانی افواج متعینہ نونی کیانگ نے پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ مقابلہ میں ۲۰ ہزار سے [illegible] ہزار تک چینی افواج تیار معلوم ہوتی ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

واحدی صاحب کا منجن
اکسیر دنداں

یہ منجن اس نسخہ سے بنایا گیا ہے جو ملا واحدی صاحب اڈیٹر نظام المشائخ کو ان کی اڈیٹری طبیب کے زمانہ یعنے ۱۹۱۰ء میں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب مرحوم نے عنایت فرمایا تھا۔ اس سے دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام خرابیاں اور تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔ چودہ پندرہ سال سے واحدی صاحب اسے خود بھی استعمال کرتے ہیں اور اپنے شہر کے ہر ضرورتمند کو بھی دیتے ہیں۔ ہر شخص اس کا ثناخواں ہے۔ اور اسی سب سے اچھا منجن تسلیم کرتا ہے۔ سینکڑوں ہلتے ہوئے دانت اس منجن نے جوڑ دیئے۔ متعدد آدمی تھے جنہیں پائیوریا کی شکایت تھی۔ اور ہر کھانے کے ساتھ مسوڑھوں کا خون اور مسوڑھوں کی پیپ پیٹ میں اتر اتر کر جن کی صحت کو برباد کر رہی تھی۔ صرف اس منجن کے ملنے سے ان کے مسوڑھے اچھے ہو گئے۔ اور آج وہ خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔ جس منجن سے پائیوریا جیسے موذی مرض کو آرام ہوتا ہو۔ اور جس منجن سے ہلتے ہوئے دانت جڑ جاتے ہوں۔ اس کے دوسرے معمولی فوائد بیان کرنے فضول ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ دہلی سے باہر کے لوگوں کے پاس بھی اس منجن کو پہنچایا جائے ہم نے واحدی صاحب سے منجن کا یہ نسخہ مانگ لیا ہے۔ اور لاگت کی لاگت اسے فروخت کر رہے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشیوں پر محصول ۷ر

ملنے کا پتہ: محمد المجتبیٰ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۴۳ کوچہ چیلاں (دہلی)

حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صاحبزادی
بیگم نواب محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ
واحدی صاحب کے منجن اکسیر دنداں کی نسبت تحریر فرماتی ہیں

واحدی صاحب کا منجن میں نے دو تین بار منگوایا۔ آپ نے بار ہا سرٹیفکیٹ کے لئے لکھا۔ مگر جب تک میری تسلی نہ ہوتی۔ میرے خیال میں تعریف لکھ دینا مناسب نہ تھا۔ اسلئے میں خاموش رہی۔ اب میں بہت خوشی سے یہ رائے دینے کو تیار ہوں۔ کہ واحدی صاحب کا منجن واقعی ایک اکسیر نسخہ ہے۔ میں نے خود بھی استعمال کیا۔ اور مفید پایا۔ اور دو تین دوسرے لوگوں کو جن کے دانت مریض تھے دیا۔ انکی شکایات چند دن میں رفع ہو گئیں خصوصیت سے اس کے دو اجزاء میرے تجربہ میں آئے ہیں۔ کہ دانتوں کو جو تھوڑی میل اور بیماری جو مسوڑھوں سے متعلق ہو۔ اس کو بفضل تعالیٰ دور کرتا ہے۔ پانچ دس دو تین بار ہی کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ صفائی میں بے نظیر ہے اور بعد میں دانت صاف اور مضبوط معلوم ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ اسی طرح احتیاط سے نسخہ تیار ہوتا رہے۔ اور ہندوستانی تجارتوں کی طرح کڑھی کا سا ابال نہ ہو۔ نسخہ کو پیٹنٹ کرا کے اس کو عام کیجئے۔ تاکہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ — بیگم محمد علی

اور ہزاروں معزز عورتوں اور مردوں کی رائیں واحدی صاحب کے منجن اکسیر دنداں کی نسبت ہمارے پاس کتابی شکل میں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں۔ منگا لیں۔ اگرچہ مندرجہ بالا رائے پڑھ لینے کے بعد اس کی ضرورت نہیں ہے۔

منجن کی ایک شیشی کی قیمت ۸ر آنے ہے محصول ۹ر دو شیشیوں پر ۱۰ر

ملنے کا پتہ: محمد المجتبیٰ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۴۳ کوچہ چیلاں

شربت رحم کمی بیشی
عورتوں کی بیماریاں کی بہترین دوا ہے
حیض و نا طاقتی

جناب مولانا ... صاحب فاضل مبلغ شام تحریر فرماتے ہیں۔ ... نے دو عدد شیشی شربت فولاد خرید کر اپنے گھر ... دے کر آئی ہیں۔ اس کو بہت مفید پایا ہے۔ عورتوں ... اس کا استعمال کرنا نہایت نفع رساں ہے۔

... فی شیشی پچاس خوراک دو روپے محصول ۱۱ر

کارخانہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

ضرورت رشتہ

قادیان میں ایک معزز شریف آدمی کو شرعی ضرورت کے ماتحت نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ حاجتمند احباب اطلاع دیں۔

د۔ ن۔ معرفت
(دفتر منیجر الفضل قادیان)

تجارت کرو۔ فائدہ اٹھاؤ
کمپنی ہذا گورنمنٹ میں رجسٹرڈ ہے۔ کارکن احمدی ہیں!

سردی کا موسم آگیا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹوں کی سربند گانٹھیں منگوا کر فروخت کرنے والا بیوپاری صرف موسم سرما میں سال بھر کی روزی پیدا کر سکتا ہے۔ جلد منگاؤ فروخت کرو۔ اور فائدہ اٹھاؤ۔ ہر حصہ ملک سے آرڈر آ رہے ہیں۔

نرخ حسب ذیل ہیں۔ کرایہ مال گاڑی ہم دیں گے

قسم کوٹ	تعداد کوٹ فی گٹھڑی	قیمت درجہ اول	قیمت درجہ دوم
مردانہ اولنٹ کوٹ	۱۰۰ عدد	۱۹۵ روپے	۱۵۰ روپے
مردانہ اوورکوٹ	۵۰ "	۱۸۰ "	۱۴۰ "
چیسٹر مردانہ کوٹ	۵۰ "	۱۲۵ "	۹۰ "
واسکٹ	۳۰۰ "	۱۳۰ "	۱۰۵ "
واسکٹ لڑکوں کے	۲۰۰ "	۹۵ "	۸۵ "
لڑکوں کے اوورکوٹ	"	۱۲۰ "	۸۵ "

درجہ سوئم کا کم قیمت مال بھی ہے۔ نیز دیگر ڈاک کوٹ۔ فوجی کوٹ کمبل۔ گرم چادر ہر قسم موجود ہیں۔ جب آرڈر بھیجو تو سردی شروع ہو گئی ہے خط و کتابت میں دقت اور موسم ضائع نہ کیجئے۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱ — ہمارا تار کا رجسٹری شدہ پتہ: Amrecom, Bombay

سندات ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام
(ھو الشافی)
بلی بیک وا تریاق چشم (رجسٹرڈ)

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی کاٹ دیتا ہے۔ چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھ کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادے کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں۔ یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ بوجہ ککروں۔ آشوب یا زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہو جاتی ہو۔ ککروں کی وجہ سے دھند اور غبار چھایا رہتا ہو۔ تو ہمارے اس کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق کے لئے سول ڈاکٹروں کے دستخطی سرٹیفکیٹ موجود ہیں نیز جان الیکٹرا اسسٹنٹ کمشنر سب جج و پروفیسران کالج و وکلاء صاحبان و دیگر اعلیٰ عہدیداران سرکار و علمائے کرام و ایڈیٹران اخبارات (جن میں ہندو مسلمان سکھ شامل ہیں) پر زور الفاظ میں تصدیق کرتے ہیں۔ جن کی تعداد یکصد کے قریب ہے۔ اگر ہمارے مطبوعہ سرٹیفکیٹوں کو کوئی غلط ثابت کرے۔ ایک ہزار روپیہ انعام پا سکتا ہے۔

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک ۸ر آنے (بذمہ خریدار)

المشتہر
مرزا احمد بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب